

مصنف: ڈاکٹر زاہد منیر عامر

کتاب: لحوں کا قرض

قیمت: ۱۳۰ روپے

صفحات: ۱۸۴

ناشر: دارالتدکیر - رحمن مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور

لحوں کا قرض جناب ڈاکٹر زاہد منیر عامر کے زمانہ طالب علمی کی ایک سدا بہار اور خوبصورت تصنیف ہے جس میں انہوں نے نوجوان نسل کے فکر اور جذباتی مسائل کا تجزیہ کیا ہے اور ان کے حل کے لئے قابل عمل تجاویز پیش کی ہیں؛ مصنف کی اس عظیم کاوش پر وزارت تعلیم حکومت پاکستان انہیں سند تحسین پیش کر چکی ہے۔ اور ان کے زمانہ طالب علمی ہی میں لاہور یونیورسٹی کے شعبہ نفسیات نے اس کتاب کو ایم ایس سی کی سطح کی تحقیق کا موضوع بنا کر مصنف کی علمی و فکری خدمت کا اعتراف کیا، اور اب اس کتاب کا نیا ایڈیشن منظر عام پر آیا ہے۔

کتاب کے تعارف کے سلسلے میں خواجہ محمد زکریا صاحب رقطراز ہیں جن مسائل کی طرف انہوں (مصنف) نے آٹھ نو سال پہلے توجہ دلائی تھی وہ اسی طرح برقرار ہیں دوران تدریس طلباء بہت سی ذہنی الجھنوں میں مبتلا رہے ہیں؛ اور حصول سند کے بعد مزید پریشانیوں ان کی منتظر رہتی ہیں۔ اندریں حالات (جناب) زاہد منیر (صاحب) نے ناصح مشفق کا کردار ادا کرنے کا فیصلہ کر کے بڑی جرات مندی کا مظاہرہ کیا ہے، اور نوجوان جن بنیادی سے دوچار ہیں ان کے یکے بعد دیگرے نشاندہی کی ہے اور ان کو حل کرنے کے لئے مفید مشورے دیئے ہیں۔

کتاب کا انداز بیان اور طرزِ تحریر انتہائی شستہ و شگفتہ ہے اور انتہائی ادق اور خشک موضوعات ایسے اسلوب میں پیش کئے ہیں جس میں ادبی چاشنی اور خوبصورت و بر محل اشعار اور حسین الفاظ کی ترکیب نے ایسی روانی اور حسن پیدا کیا ہے کہ۔۔۔ ساختہ دل و زبان سے تحسین و آفریں کی صدائیں بلند ہوتی ہیں؛ کتاب کے آخر میں شخصیات کا جو تعارف نامہ دیا گیا ہے وہ بذاتِ خود ایک انسائیکلو پیڈیا ہے، بہر حال لحوں کا قرض علمی و تحقیقی دنیا میں بہت بڑا اضافہ ہے، اور علمی حلقوں میں اس کی قدر افزائی کی ضرورت اور ہر لا بہریری کی زینت بننے کے قابل ہے۔ موضوعات و عنوانات کی فہرست اور انتخاب سے مصنف کا حسن ذوق جھلکتا ہے؛

ذیل میں چند عنوانات دیئے جاتے ہیں؛ فارغ اوقات کا مصرف (صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا) ظاہری پرستی اور زندگی کے حقائق (جسم ملفوف روح بے پیر ہن) تنہائی اور داخلی بازیافت (گم ہو گئے جہنم میں تنہائیوں کے نقش) جذبہ عشق اور اس کی جہات (کہتے ہیں جس کو عشق) وغیرہ جیسے خوبصورت اور دلآویز عنوانات۔

امید ہے کہ مصنف کا علمی و تحقیقی اور تصنیفی و شعری و ادبی سفر اسی طرح رواں دواں رہے گا، اور علم و فلسفہ کے